مولانا برکت اللہ بھوپالی

مولانا برکت اللہ بھوپالی 1862 میں بھوپال میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد مولوی شجاعت اللہ ایک سرکاری مدرسے میں مدرّس تھے۔ برکت اللہ کو بچپن ہی سے تعلیم حاصل کرنے کا شوق تھا۔ انھوں نے عربی، فارسی اور اردو کی ابتدائی تعلیم حاصل کی اور مدرسہ سلیمانیہ بھوپال میں مدرّس کی حیثیت سے عملی زندگی کا آغاز کیا۔

اس وقت ہندوستان پر انگریزوں کا راج تھا۔ وہ طرح طرح سے ہندوستانیوں پر ظلم اور زیادتی کر رہے تھے۔ یہ بات مولانا برکت اللہ کو ایک آنکھ نہ بھاتی تھی۔ وہ اپنے ملک کو آزاد اور اہلِ وطن کو خوش حال دیکھنا چاہتے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ انگریزوں سے مقابلہ کرنے کے لیے انگریزی جاننا ضروری ہے۔ انگریزی تعلیم حاصل کرنے کے شوق میں انھوں نے 1883 میں بھوپال چھوڑ دیا اور بمبئی چلے گئے۔ وہاں انھوں نے مشن اسکول میں انگریزی کی تعلیم حاصل کی۔ انگریزی تعلیم نے ان کے ذہن کو روشن کر دیا جس سے ملک کو آزاد کرانے کی خواہش شدید ہوگئی۔ ان کا خیال تھا کہ انگریزوں سے ٹکّر لینے کے لیے بیرونی ملکوں میں جا کر ان کے خلاف فضا تیار

کی جائے۔ وہ اپنی اس کوشش میں کامیاب ہوئے اور خاموشی کے ساتھ بمبئی سے انگلستان روانہ ہوگئے۔ وہ کچھ عرصے تک لیور پول یونیورسٹی کے اورینٹل کالج میں عربی کے پروفیسر رہے۔

برکت اللہ بھوپالی کو تحریر و تقریر دونوں میں مہارت حاصل تھی۔ انگلستان کے قیام کے دوران وہاں کے اخباروں میں چھپنے والی اپنی تحریروں اور جوشیلی تقریروں سے انھوں نے ایک پہچان بنالی۔ وطن کو آزاد کرانا ان کی زندگی کا مشن بن گیا تھا۔ وہ گیارہ سال انگلستان میں رہے اور اپنے مشن کو کامیابی کے ساتھ جاری رکھا۔ تنگ آ کر حکومت برطانیہ نے انھیں انگلستان چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔ اپنے مشن پر قائم رہتے ہوئے وہ امریکہ چلے گئے۔ وہاں چھے سال رہے۔ انقلابی سرگرمیوں کے سبب انھیں امریکہ بھی چھوڑنا پڑا۔ اب انھوں نے جاپان کا رخ کیا اور ٹوکیو یونیورسٹی میں مشرقی زبانوں کے شعبے میں پروفیسر ہوگئے۔ برکت اللہ بھوپالی کا اصل مقصد ملازمت نہیں بلکہ اپنے مشن کو آگے بڑھانا تھا۔ جاپان میں انھوں نے ''اسلامک فریٹرنٹی'' (اسلامی بھائی چارہ) کے نام سے ایک جماعت قائم کی۔ اسی نام سے ایک اخبار بھی جاری کیا جس کے ذریعے انھوں نے ہندوستان کو برطانیہ کی غلامی سے آزاد کرانے کی مہم چلائی۔

مولانا برکت اللہ بھوپالی اب تنہا نہ تھے۔ ان کی آواز میں آواز ملانے والے دوسرے انقلابی بھی ان کے ساتھ شامل ہوگئے تھے۔ جلاوطن انقلابیوں کے ساتھ مل کر مولانا نے ایک ''انقلابی پارٹی'' کی بنیاد ڈالی۔ ان کی انقلابی سرگرمیوں پر پابندی لگانے کے لیے برطانوی حکومت نے جاپانی حکومت پر دباؤ ڈالنا شروع کر دیا۔ اس وجہ سے مولانا کو جاپان چھوڑ کر پیرس جانا پڑا۔ پیرس میں وہ اخبار ''الانقلاب'' کے ایڈیٹر مقرر ہوئے جو ہندوستان کی آزادی کا ترجمان تھا۔ یہاں اُنھوں نے انگریزی حکومت کے خلاف اپنی سرگرمیوں کو تیز تر کر دیا۔ ان کی سرگرمیوں پر انگریزی حکومت کی گہری نظر تھی، اس لیے پیرس میں بھی وہ زیادہ عرصے نہ رہ سکے اور ایک بار پھر امریکہ چلے گئے۔ یہاں انھوں نے ''ایسوسی ایشن آف پیسیفک کوسٹ'' قائم کی۔ ایک

اخبار ”غدر“ کے نام سے جاری کیا۔ کچھ دنوں بعد ”غدر پارٹی“ کے نام سے ایک انقلابی جماعت بھی بنالی۔ اس اخبار اور پارٹی کا مقصد برطانوی حکومت کا تختہ الٹ کر ہندوستان میں آزاد حکومت قائم کرنا تھا۔

مولانا برکت اللہ بھوپالی نے اپنے انقلابی مشن کو کامیاب بنانے کے لیے ترکستان، روس، سوئٹزر لینڈ اور افغانستان کا بھی سفر کیا۔ اُن ملکوں کے سربراہوں سے ملاقات کرکے انھوں نے اپنے مشن کے لیے حمایت کی اپیل کی۔

اکتوبر 1915 میں کابل میں آزاد ہندوستان کی پہلی عارضی جلاوطن حکومت قائم کی گئی۔ مولانا برکت اللہ بھوپالی کو اس حکومت کا وزیرِ اعظم بنایا گیا۔ راجا مہندر پرتاپ سنگھ اس کے صدر اور مولانا عبید اللہ سندھی اس کے وزیرِ خارجہ تھے۔ اس حکومت میں ہندوستان کے بہت سے حُرّیت پسند شامل تھے۔

مولانا نے اپنی زندگی پوری طرح اپنے وطن ہندوستان کو آزاد کرانے کے لیے وقف کردی تھی۔ وہ ایک انقلابی رہنما تھے۔ انھوں نے عمر کا بڑا حصہ جلاوطنی میں گزارا اور طرح طرح کی مشکلیں برداشت کیں۔

ستمبر 1927 میں سان فرانسسکو میں ان کا انتقال ہوگیا۔ انھوں نے اپنے اس قول کو پورا کردکھایا:

”جب تک سرزمینِ ہند پر آزادی کا سورج نہ چمکے گا، برکت اللہ کے قدم وہاں نہ پڑیں گے۔“

مولانا برکت اللہ بھوپالی ایک بے باک صحافی، نڈر انقلابی اور مردِ آہن تھے۔ انھوں نے اپنی طویل مجاہدانہ زندگی میں دنیا کی سب سے بڑی طاقت، برطانوی سامراج سے زبردست ٹکر لی اور ہر محاذ پر اس کا مقابلہ کیا۔ وہ آخری سانس تک وطن سے دور رہ کر وطن کی خدمت کرتے رہے۔

مدھیہ پردیش حکومت نے ان کی خدمات کے اعتراف میں بھوپال یونیورسٹی کا نام ’برکت اللہ یونیورسٹی‘ رکھا۔ لال قلعہ دہلی میں مجاہدینِ آزادی کے میوزیم میں مولانا برکت اللہ بھوپالی کے نام سے ایک گوشہ قائم کیا گیا ہے۔ بھوپال میں ایک کمیونٹی ہال اور دوسری یادگاریں بھی ان کے نام سے منسوب ہیں۔

مشق

لفظ اور معنی:

مدرِّس	:	اُستاد، درس دینے والا
آغاز	:	ابتدا، شروع
محاذ آرائی	:	مورچہ کھولنا، مقابلہ کرنا
جلاوطنی	:	ملک بدری، دیس نکالا
مجاہدانہ	:	جدو جہد سے بھری ہوئی
ترجمان	:	نمائندہ
سربراہ	:	سردار
وزیرخارجہ	:	بیرونی ملکوں کے معاملات کا وزیر
عارضی	:	وقتی، جو مستقل نہ ہو
حُرّیت پسند	:	آزادی چاہنے والا
بیرونی	:	باہری
مردِ آہن	:	مضبوط ارادے والا
مجاہد	:	جدو جہد کرنے والا
گوشہ	:	کونا، حصّہ
منسوب	:	متعلق، نسبت دیا گیا

غور کیجیے:

- مولانا برکت اللہ بھوپالی ایک انقلابی رہنما تھے۔ ملک کی آزادی ان کی زندگی کا مقصد تھا۔ ان کا خیال تھا کہ انگریزوں کا مقابلہ کرنے کے لیے انگریزی جاننا نہایت ضروری ہے۔ ملک کی آزادی کے لیے فضا سازگار بنانے کی غرض سے انھوں نے کئی بیرونی ملکوں کا سفر کیا۔ کئی جماعتیں اور سوسائٹیاں بنائیں اور اخبارات جاری کیے۔

سوچیے، بتائیے اور لکھیے:

1۔ مولانا برکت اللہ بھوپالی کب اور کہاں پیدا ہوئے؟
2۔ اخبار 'اسلامک فریٹرنٹی' کس لیے جاری کیا گیا؟
3۔ مولانا نے امریکہ میں کون سا اخبار جاری کیا؟
4۔ مولانا نے اپنے انقلابی مشن کو کامیاب بنانے کے لیے کن کن ملکوں کا سفر کیا؟
5۔ مولانا نے اپنے کس قول کو پورا کر دکھایا؟
6۔ ہمارے ملک میں ان کے نام سے کون کون سی یادگاریں ہیں؟

خالی جگہوں کو صحیح الفاظ سے پُر کیجیے:

1۔ وہ اپنے ملک کو آزاد اور اہلِ وطن کو .... دیکھنا چاہتے ہیں۔
2۔ انگریزی تعلیم نے اُن کے ذہن کو .... کر دیا۔
3۔ برکت اللہ بھوپالی کا اصل مقصد .... نہیں بلکہ اپنے .... کو آگے بڑھانا تھا۔
4۔ جلاوطن انقلابیوں کے ساتھ مل کر مولانا نے ایک .... کی بنیاد ڈالی۔
5۔ انھوں نے انگریزی حکومت کے خلاف اپنی سرگرمیوں کو .... کر دیا۔

نیچے دیے ہوئے محاوروں کو جملوں میں استعمال کیجیے:

محاورہ	جملوں میں استعمال
ایک آنکھ نہ بھانا	....
تختہ اُلٹ دینا	....
ہمت نہ ہارنا	....
ٹکر لینا	....

کالم 'الف' اور 'ب' کے صحیح جوڑ ملائیے:

الف	ب
کابل میں آزاد ہندوستان کی پہلی عارضی حکومت قائم کی گئی تو مولانا برکت اللہ بھوپالی کو	صدر بنایا گیا۔
راجا مہندر پرتاب سنگھ کو	وزیر خارجہ بنایا گیا۔
مولانا عبیداللہ سندھی کو	اس حکومت کا زیرِاعظم بنایا گیا۔

خالی خانوں کو صحیح لفظ سے بھریے:

واحد	....	مُشکل	....	رُکن	....	تعلیم	....	قوم
جمع	مدارس	....	وزرا	....	تقاریر	....	مقاصد	....
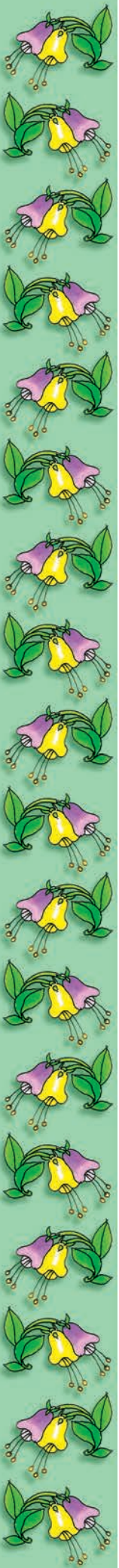
مولانا برکت اللہ بھوپالی کی قائم کی ہوئی تین تنظیموں اور اُن کے جاری کیے ہوئے تین اخباروں کے نام لکھیے :

تنظیم	اخبار
◆	◆ ....
◆	◆ ....
◆	◆ ....

اس سبق میں دو لفظوں سے مل کر بنے ہوئے کچھ الفاظ آئے ہیں جیسے 'خوش حال' اور 'بے باک'۔ اسی طرح 'خوش' اور 'بے' لگا کر چار چار الفاظ لکھیے۔

خوش	خوش	خوش	خوش ....
بے	بے	بے	بے ....

مولانا برکت اللہ بھوپالی کے بارے میں پانچ جملے لکھیے :

◆ ....

◆ ....

◆ ....

◆ ....

◆ ....

مشق: بلند آواز سے پڑھیے اور خوش خط لکھیے :

جلاوطن — ترجمان — مردِ آہن — اعتراف — حرّیت